السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تاریخ مدینہ نامی کتاب میں حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوجانے کے بعد گفتگو کی ''ص : ۱۱۰'' اس واقعہ کے متعلق وضاحت کریں کہ کہاں تک درست ہے، کیونکہ ایسے واقعات سے بد عتی حضرات کواپنی بدعات پھیلانے کا موقع ملتا ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتب تاریخ میں اس طرح کے متعدد واقعات بلا تحقیق درج ہوتے ہیں ۔ جن سے شرک وبدعت کے چوردروازے کھلتے ہیں ۔ چونکہ راقم آثم تاریخ سے متعلق واجبی ساعلم رکھتا ہے، پھر تاریخی واقعات کی چھان پھٹک کے لئے کافی وقت چاہیے، جوبد قسمتی سے میرے پاس نہیں ہے ۔ ملازمت کی ذمہ داریاں، دعوتی پروگرام، گھریلو مصروفیات اورمدرسہ کے لئے اعصاب شکن تگ ودو کے بعد کم وقت فتاویٰ نویسی کے لئے ملتا ہے ۔ یہ صرف اللہ کی مہربانی ہے کہ کام چل رہاہے ۔ بہرحال سر دست مذکورہ واقعہ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ مرنے کے بعد کسی بندہ بشر کا گفتگو کرنا قانون الٰہی کے خلاف ہے، اگراللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا مظاہرہ کردے تواس سے کوئی بعید نہیں ہے ۔ میری معلومات کے مطابق یہ واقعہ موت سے پہلے کا ہے، چنانچہ ابن عبدالبرالقرطبی لکھتے ہیں ۔ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کو موت سے پہلے غشی کادورہ پڑا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح پرواز ہوچکی ہے، اس پر کپڑاڈال دیا گیا، پھر چند لحات کے بعد سکتہ کی کیفیت ختم ہوئی توانہوں نے حضرت ابوبکرصدیق، حضرت عمرفاروق اورحضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے متعلق کچھ گفتگو کی، اس کے بعد فوراًاس پر موت واقع ہوگئی ۔ [الاستیعاب برحاشیہ الاصابہ، ص : ۵۶۱، ج ۱]

تاریخ مدینہ اوراستیعاب کے بیان میں زمین وآسمان کافرق ہے، موت سے پہلے اس طرح کے واقعات پیش آنا کوئی بعید بات نہیں ہے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پرایک دفعہ غشی کادورہ پڑا، ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کردیااوربایں الفاظ بین کرنے لگی، ہائے پہاڑ وغیرہ جب انہیں ہوش آیا توکہنے لگے کہ جب تومیرے متعلق بین کررہی تھی تومجھے کہاجاتا تھا واقعی توایسا ہے ۔ [[صحیح بخاری، حدیث نمبر :۴۲۶۷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھاہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرشتہ نے لوہے کی گرز اٹھارکھی تھی اوروہ مجھ سے پوچھتا تھا کہ واقعی توایسا تھا اگرمیں کہتا تومجھے مارکرٹکڑے ٹکڑے کردیتا ۔ [فتح الباری، ص : ۶۴۷، ج]

اگرسند کے اعتبار سے زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کاواقعہ صحیح ہے تووہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جیسا ہوگا یہ بھی ممکن ہے ۔ ہاتف غیب سے کوئی آواز آتی ہوجیسے زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیا گیا، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غسل کے متعلق پریشانی لاحق ہوئی کہ آپ کے کپڑوں کواتاردیاجائے یاکپڑوں سمیت غسل دیاجائے توصحابہ کرام پرنیند کی کیفیت طاری ہوئی اورگھرکے ایک کونے سے آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوانہی کپڑوں میں غسل دیاجائے ۔ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ آواز دینے والاکون تھا ۔ [مسند امام احمد، ص : ۲۶۷، ج ۶]

بہرحال موت کے بعد ہم کلام ہوناتاکہ حاضرین اسے سنیں یہ سنت اللہ کے خلاف ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:500